لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ وبالنجم ہم یہتدون

النجم لکھنؤ

رسالۂ [illegible]

نمبر [illegible] | ۲۱ جمادی الآخر سنہ ۱۳۳۰ | ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۲ | جلد ۸

فہرست مضامین

[illegible]

قواعد رسالہ النجم

(۱) یہ رسالہ مہینہ مین دوبار یعنی ہر ہجری مہینے کی ۷ و ۲۱ تاریخ کو انشاءاللہ شائع ہوا کریگا -

(۲) رسالہ کا خالص حجم علاوہ اشتہارات وغیرہ کے عموماً ۴۸ صفحہ کا ہوگا اور عندالضرورۃ اس سے زیادہ بھی ہو سکیگا -

(۳) عام چندہ موافق ذیل کے ہوگا اور خاص طور پر جس کو جو توفیق ہو -

سالانہ	سے
شش ماہی	ع
سہ ماہی	عہ

ممالک غیر سے صرف بقدر زیادتی محصول ڈاک اضافہ کر لیا جائیگا -

(۴) چندہ بہرحال پیشگی لیا جائیگا -

(۵) رسالہ کا آغاز سال ماہ محرم سے ہوگا -

(۶) جو اصحاب درمیان سال مین خریداری کرینگے اگر نصف سال نہوا ہوگا تو اُنکی خدمت مین محرم سے اُسوقت تک کے کل رسائل بھیجکر شروع سال سے انکو خریدار سمجھا جائیگا اور بعد نصف سال کے انکو اختیار ہوگا چاہے شروع سال سے اپنی خریداری قائم کرائین اور چاہے صرف بقیہ دنون کی قیمت موافق نقشہ قیمت النجم کے بھیجدین -

(۷) جو صاحب مستقل خریدار النجم کے دین انکو اختیار ہوگا چاہین ایک سال کے لیے اپنے نام رسالہ جاری کرائین چاہے ۲ روپیہ قیمت کی کتاب دفتر النجم سے لیلین -

(۸) قدیم خریداران النجم کو ہر سال ایک کتاب ۱ روپیہ قیمت کی انعام مین دیجائیگی

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام و نصیحت مسلمین ہے مسلمانون کے عقائد و خیالات خصائل و عادات عبادات و معاملات کی اصلاح اتباع شریعت حقہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی اور مخالفت شریعت سے حتی الامکان بچانا -

ان پاکیزہ مقاصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے

(۱) زہد و رقائق جسکو دوسرے الفاظ مین مضامین تصوف کہہ لیا جائے اس ذیل مین انشاءاللہ تعالی بہت سے عبرت انگیز واقعات بزرگان دین کے اور بہت سے مفید و موثر نصائح و حالات ہدیہ ناظرین کیے

(۲) اہل علم کی مراسلت جو خاص مبنی ضروری مسائل سے متعلق

(۳) غیر مذہب کے جارحانہ و نیز دفاعی حملون سے اسلام کی حفاظت اسلام کی حقیقت کا تمام مذاہب پر اظہار -

(۴) ہر پرچہ مین کچھ حصہ چیدہ چیدہ اسلامی خبرون کا جہان خبرین جہانتک ممکن ہوگا کامل تحقیقات کے بعد لکھی جائینگی

(۵) ہر سال جو کتاب انعام مین تجویز کیجائیگی وہ انشاءاللہ بیشتر و اکثر سلف صالحین مین سے کسی کی مستند و مفید تصنیف کا ترجمہ ہوگی

نرخنامہ طبع اشتہار و مضامین خاص

تعداد	ماہوار	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
نصف کالم	ے	عہ	للعہ	[illegible]
ایک کالم	عہ	للعہ	عہ	[illegible]
پورا صفحہ	لعہ	عہ	صہ	[illegible]

اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲ اجرت ضمیمہ علیحدہ بشرطیکہ قواعد ڈاکخانہ کے خلاف نہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً

النجم - لکھنؤ

۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۳۰ ہجری

زہد و رقائق

(سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو النجم، جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ)

امام ممدوح نے اپنے مواعظ اور مکاتیب کے ذریعہ سے اس قدر شرک و بدعت کو مٹایا اور فسق و فجور کا قلع قمع کیا اور احیاء سنت فرمایا کہ جو شخص آپ کے مکاتیب شریفہ اور اس زمانہ کی حالت کو دیکھے اور ان مکاتیب شریفہ کے ذوق و جوش کو ملاحظہ کرے بے اختیار کہہ اٹھے گا کہ آپ اپنے وقت کے امام اور مجدد تھے "

یہ مکاتیب شریفہ تمام تر علوم شرعیہ اور معارف باطنیہ سے لبریز ہیں - اور غالباً اس جامعیت کی کوئی کتاب کم ملے گی فی الحقیقت آپ کے مکاتیب شریفہ اس قابل ہیں کہ سبقاً سبقاً کسی استاد سے پڑھے جائیں -

تکمیل فائدہ کی نیت سے دو ایک مکتوب شریف اس مقام پر نقل کیے جاتے ہیں -

مکتوب (۱)

بشیخ چتری صدور یافتہ در تحریص بر اتباع سنت سنیہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ و در ترغیب بحصول نسبت نقشبندیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم مراسلۂ شریفہ و مکاتبہ لطیفہ کہ از روے کرم اصدار فرمودہ بودند بمطالعۂ آن مسرور و مبتہج گردید از استقامت و ثبات خود برین طریقۂ علیۂ نقشبندیہ نوشتہ بودند الحمد للہ سبحانہ علی ذلک حضرت حق سبحانہ و تعالی ببرکت اکابر این طریقۂ علیہ ترقیات بے نہایت کرامت فرماید طریق ایشان کبریت احمر ست و مبنی بر متابعت سنت علی مصدرہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ این فقیر از نقد وقت خود می نویسد کہ مدتہا از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد بعنایت اللہ سبحانہ کردند والحال آرزوے نماندہ است الا آنکہ احیاے سنتے از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات نمودہ آید و احوال و مواجید مر ارباب ذوق را مسلم باشد باید کہ باطن را بہ نسبت خواجہا قدس اللہ تعالی اسرارہم معمور داشتہ ظاہر را بالکلیت بمتابعت سنن ظاہرہ متحلے و متزین دارند

مصرعہ　کار این ست غیر آن ہمہ ہیچ + نماز پنجگانہ را در وقت اول ادا نماید الا عشاء زمستان کہ تا ثلث شب تاخیر دران

مستحب ست درین امر فقیر بے اختیار است نمیخواہد کہ سرِ مو تاخیر را
در ادای صلوٰۃ گنجایش باشد و عجز بشریت مستثنیٰ ست -

یہ مکتوب شیخ چتری کے نام ہی اتباع سنت
سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ترغیب مین اور
نسبت نقشبندیہ کے حاصل کرنے کی تشویق مین -

آپ کا خط جواب آپ نے ازراہ کرم بھیجا تھا پہونچا
اس کے دیکھنے سے خوشی ہوئی - آپ نے طریقۂ نقشبندیہ
پر اپنی اثبات واستقامت کا حال لکھا ہی الحمد للہ - حق سبحانہ
برکت انکا بر طریقہ کے آپ کو ترقیات بے نہایت عطا فرمائے -
یہ طریقہ کبریت احمر ہی اور اسکی بنا اتباع سنت علی صاحبہا
الصلوٰۃ والسلام پر ہی - یہ فقیر اپنی حالت لکھتا ہی کہ مدتون
علوم اور معارف اور احوال و مقامات مثل ابر نیسان کے مجھپر
برستے رہے اور جو کام چاہیے تھا بعنایت الٰہی سب کچھ کار
سازان قضا و قدر نے کیا - مگر اب سوا اسکے کوئی آرزو باقی
نہین ہی کہ کسی سنت کو سنن مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے
زندہ کرون - حال اور وجد ارباب ذوق کو مبارک رہے
چاہیے کہ باطن کو نسبت خواجگان قدس سرہم کے ساتھ آباد رکھین
اور ظاہر کو پوری طرح اتباع سنت کے ساتھ آراستہ کرین -
ع - بس کام یہ ہی اور سوا اسکے ہی سب ہیچ + نماز پنجگانہ کو
اول وقت مین پڑھا کرین مگر جاڑون کے زمانہ مین عشا کی
نماز کو ثلث شب تک موخر کرنا مستحب ہی - اس معاملہ مین فقیر
بے اختیار ہی - نہین چاہتا کہ نماز کے ادا کرنے مین سرِ مو
تاخیر ہو اور بشریت کی کمزوری مستثنیٰ ہی "

مکتوب (۲)

مخدوم زادہ خواجہ محمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالی وابقاہ و
اوصل الی غایۃ ما یتمناہ صدور یافتہ دربیان آنکہ عمدہ کار اتباع
سنت سنیہ است و اجتناب از بدعت نامرضیہ و مزیۃ طریقۂ نقشبندیہ
بر سُبُل دیگر بواسطۂ اتباع صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ
والسلام والتحیۃ و عمل بعزیمت نمودن و مداحی این طریقۂ علیہ و ما
یناسب ذلک - بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفیٰ - نصیحتے کہ بفرزندی اعزی سلمہ اللہ سبحانہ عما لا یلیق
بجناب سائر احبا نمودہ می آید اتباع سنت سنیہ است علے
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واجتناب از بدعت نامرضیہ
چون اسلام درین آوان غربت پیدا کردہ است و مسلمانان
غریب گشتہ اند و تا میروند غریب تر می گردند تا بحدیکہ اللہ گوئی
بر زمین نخواہد ماند و تقوم الساعۃ علی شرار الناس سعادتمند
کسی است کہ درین غربت احیاے سنتے از سنن متروکہ نماید و
اماتت بدعتی از بدع مستعملہ فرماید این آن وقت است کہ
ہزار سال از بعثت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام گذشتہ است
و علامات قیامت پرتو انداختہ و سنت بواسطہ بعد عہد نبوت
مستور شدہ و بدعت بعلت افشاء کذب جلوہ گر گشتہ است
شاہبازے باید کہ نصرت سنت فرماید و ہزیمت بدعت نماید

ترویج بدعت موجب تخریب دین ست و تعظیم مبتدع باعث

ہدم اسلام من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام
شنیدہ باشند بکلی ہمت و تمامی نہمت متوجہ آن باید بود کہ ترویج
سنتے از سنن نمودہ آید و رفع بدعتی از بدع کردہ شود ہمہ وقت و
خصوصاً درین اوان ضعف اسلام اقامت مراسم اسلام منوط
بترویج سنت است و تخریب گذشتگان در بدعت حسنہ
دیدہ باشند کہ بعض افراد آنرا مستحسن داشتہ اند اما این فقیر درین
مسألہ بہ ایشان موافقت ندارد و ہیچ فرد بدعت را حسنہ نمیداند
وجز ظلمت و کدورت دران احساس نمی نماید قال علیہ و علی
آلہ الصلوۃ والسلام کل بدعة ضلالة می باید کہ درین غربت و ضعف
اسلام سلامتی منوط بایان سنت و خرابی مربوط بتحصیل
بدعت ہر بدعت کہ باشد بدعت را بد رنگ کلمند میداند کہ ہدم
بنیاد اسلام مے نماید سنت را در رنگ کوکب درخشان می نماید
کہ در شب دیجور ضلالت روشنی میفرماید علماء وقت را حضرت حق
سبحانہ و تعالی توفیق دہاد کہ بحسن ہیچ بدعت لب نکشایند و
باتیان ہیچ بدعت فتوے ندہند اگرچہ آن بدعت در نظر
در رنگ فلق صبح روشن درآید چہ تسویلات شیطان را در
ماورائے سنت سلطان عظیم است در ازمنہ ماضیہ چون
اسلام قوت داشت ناچار تحمل ظلمات درخشان نور اسلام
نورانی متخیل می شد و باعث حکم بحسن آن می گشت اگرچہ فی الحقیقۃ
ہیچ حسن و نورانیت نداشت بخلاف این وقت کہ در وقت

ضعف اسلام است تحمل ظلمات بدع صورت ندارد و اینجا فتوی
متقدمین و متاخرین متمشی نباید ساخت چہ ہر وقت را احکام علیحدہ است
درین وقت عالم بواسطہ کثرت ظہور بدعت در رنگ دریای ظلمات
بنظر می آید و نور سنت باغربت و ندرت دران دریائے ظلمانی در
رنگ کرمکہائے شب افروز محسوس می گردد عمل بدعت از دیاد آن
ظلمت مینماید و تقلیل نور سنت میسازد و عمل سنت باعث تقلیل آن
ظلمت است و تکثیر آن فمن شاء فلیکثر ظلمة البدعة ومن شاء فلیکثر
نور السنة ومن شاء فلیکثر حزب الشیطان ومن شاء فلیکثر حزب اللہ
الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون و الا ان حزب اللہ ہم المفلحون
و صوفیۂ وقت نیز اگر بر سر انصاف آیند و ضعف اسلام و افشای کذب
را ملاحظہ کنند باید کہ در ماورائے سنت تقلید پیران خود نکنند و امور
مخترعہ را بہانہ عمل شیوخ دیدن خو نگیرند اجماع و سنت ثابتہ
منجی است و مثمر خیرات و برکات و در تقلید غیر سنة خطر در خطر است
و ما علی الرسول الا البلاغ پیران ما را حضرت حق سبحانہ تعالے
از ما جزائے خیر دہاد کہ ما پس ماندگان را باتیان امور مبتدعہ دلالت
نکردند و بتقلید خود ہا در ظلمات مہلکہ نینداختند و جز بمتابعت سنت دراہ
نمودند و غیر از اتباع صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ
وغیر از عمل بعزیمت ہدایت نفرمودند لاجرم کار خانہ این بزرگواران
بلند آمد و پیش طاق وصول ایشان مرتفع گشت ایشان اند کہ سماع
و رقص را پشت پا زدہ اند و وجد و تواجد را بہ انگشت شہادت
دو نیم ساختہ کشوف مشہود دیگران نزد این بزرگواران داخل

ماسوای است معلوم و متخیل آنہا قابل نفی معاملۂ این اکابر در ماورای دید و دانش است و در ماورای معلوم متخیل است و ورای تجلیات ظہورات است و ورای مکاشفات و معینات است اہتمام دیگران در اثبات است و ہمت این بزرگواران در نفی ماسوای دیگران کلمۂ نفی و اثبات برای آن میکنند تا دائرۂ اثبات وسعت پیدا کند و تمام عالم که بعنوان غریب پیدا است بتکرار کلمۂ توحید بعنوان حقیقت منکشف گردد و ہمہ را حق بینند و حق یابند تقدس و تعالی بخلاف این بزرگواران که مقصود شان از تکرار کلمۂ طیبۂ لا الہ الا اللہ وسعت دائرۂ نفی است تا ہرچہ مشہود مکشوف معلوم و متخیل شده بود ہمہ در تحت لا داخل شود و در جانب صواب ہیچ چیز ملحوظ و منظور نبود اگر فرضاً در جانب اثبات امرے ظاہر شود آنرا نیز راجع بنفی باید ساخت و غیر از تکلم بکلمۂ مستثنی در مقام اثبات ہیچ نصیب نباشد پس ذکر نفی و اثبات در طریق دیگران مناسب حال مبتدیان باشد و ذکر اللہ که کلمۂ اثبات محض است بعد از ان مناسب بود تا ثبت مکشوف به تکرار این کلمۂ اثبات استقرار و استمرار پیدا کند بخلاف طریق این اکابر که بر عکس ست که اول اثبات ست و ثانی نفی آن اثبات پس ذکر اسم اللہ درین طریق در ابتدای مناسب بود و ذکر نفی و اثبات بعد از ان صورت بند د اگر ناقصی سوال کند و گوید که برین تقدیر اکابر این طریق را از مقام اثبات نصیب نباشد غیر از نفی نقد وقت شان نبود جواب گویم که اثبات دیگران در اوائل حال این بزرگواران را بیشتر است اما بعد از ہمتے بآن التفات نمی نماید بلکه شایان نفی دانستہ آن را بنفی می نمایند و مطلوب ثبت در آوان میدانند پس ہم اثبات دیگران ایشان را میسر است و ہم نفی ازان اثبات که مناسب مقام کبریائی است ایشان را مسلم ہر بے انجام پے بکار ایشان نبرد و ہر بوالہوسے از حقیقت معاملۂ ایشان نبود و شمۂ از عدم حصول اکابر که دران متوطن نفس حصول ست گفته شد که از حصول کار اکابر ایشان لب کشاید خواص بعوام ملحق شوند و منتہیان در رنگ مبتدیان الف و یا اختیار کنند

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزه نیست
ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

و مراقبۂ ذات تعالی و تقدس که دیگران اختیار کرده اند نزد ایشان از حیز اعتبار ساقط است و بے اصل بمراقبۂ آنجا جز ظلے از ظلال ہیچ نیست تعالی اللہ عما یقولون علواً کبیراً ذات او تعالی بلکه اسما و صفات او سبحانہ نیز بیرون از حیطۂ فکر و مراقبۂ ماست ازین مقام غیر از جہل و حیرت نصیبے نیست آن جہل و حیرت که مردم آن را جہل حیرت دانند که آن مذموم است جہل و حیرت متوطن عین معرفت و اطمینان است نہ آن معرفت و اطمینان که در فہم مردم گنجد که از قبیل چون است و از بیچون بے نصیب در آن متوطن و ہرچہ اثبات کنیم بیچون خواہد بود تعبیر از ان خواه بجہل کنیم خواه بمعرفت - من لم یذق لم یدر - (باقی آینده)

معجزات کے بیان مین اگرچہ کچھ طول ہو گیا مگر پھر بھی بہت سے معجزات رہ گئے۔ جس قدر بیان کیے گئے وہ چھوڑے ہوؤن کا عشر عشیر بھی نہین ہین۔ انشاء اللہ تعالی زندگی نے وفا کی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مین مستقل کسی تالیف کی توفیق ملی تو یہ آرزو بھی پوری ہو جائے گی۔

اب مین معجزات کے بیان کو معراج شریف کے مختصر بیان پر ختم کر کے وفات شریف کا حال لکھتا ہون اور اسی پر یہ رسالہ سیرت کا ختم سمجھنا چاہیے۔

معراج شریف کا بیان

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا حال قرآن عظیم مین بھی مذکور ہی۔ مگر مسلسل اور ایک جگہ نہین ہی اور احادیث صحیحہ مین بہ بسط وتفصیل مروی ہی۔ چنانچہ اس مقام پر صحیحین کی ایک حدیث کا ترجمہ درج کیا جاتا ہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معراج کا حال لوگون سے بیان فرمایا۔ آپ فرماتے تھے کہ مین کعبۂ مکرمہ کے اندر حطیم مین سو رہا تھا کہ یکایک کچھ فرشتے میرے پاس آئے اور انھون نے شق صدر کیا یعنی میرے سینے کو چاک کیا اور میرا دل نکال کر ایک طشت مین جو ایمان سے بھرا ہوا تھا رکھا گیا اور دھویا گیا۔ بعد اسکے پھر اسی طرح رکھکر میرا سینہ درست کر دیا گیا۔ بعد اسکے ایک سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا رنگ اسکا سفید تھا۔ اس کو براق کہتے ہین۔ وہ اس قدر تیز رفتار تھا کہ ایک قدم اس کا منتہاے نظر تک پہونچتا تھا۔ مین اس جانور پر سوار کیا گیا اور روانہ ہوا۔ جبریل میری ہمرکابی مین چلے (مکۂ معظمہ سے روانہ ہو کر بیت المقدس پہونچے وہان تمام انبیا علیہم السلام آپ کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے۔ حضرت کے پہونچتے ہی صف نماز قائم ہوئی اور آپ امام بنے اور تمام انبیا مقتدی۔ نماز سے فراغت کر کے آسمان کی طرف روانہ ہوئے) جب آسمان دنیا پر پہونچے تو جبریل نے دروازہ کھلوایا۔ دربان نے پوچھا کون؟ انھون نے کہا جبریل۔ دربان نے پوچھا تمھارے ساتھ اور کون ہی۔ جبریل نے کہا محمد۔ دربان نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے۔ جبریل نے کہا ہان۔ تو دربان نے کہا مرحبا۔ انکا تشریف لانا کیسا مبارک ہی۔ یہ کہکر دروازہ

کھول دیا - مین اندر گیا تو وہان آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی - وہ مجھ سے مل کر بہت خوش ہوے اور کلمات تہنیت زبان مبارک پر لائے -

مین نے ایک بات یہ دیکھی کہ کچھ لوگ ان کے داہنی جانب بیٹھے ہین اور کچھ بائیں جانب - جب وہ داہنی جانب دیکھتے ہین تو ہنسنے لگتے ہین اور جب بائین جانب دیکھتے ہین تو رونے لگتے ہین - جبریل سے پوچھا مین نے کہ یہ کیا ماجرا ہی ؟ جبریل نے کہا کہ یہ ان کی اولاد ہی داہنی جانب اہل جنت ہین اور بائین جانب اہل دوزخ -

پہلے آسمان کی سیر سے فارغ ہو کر دوسرے آسمان کی طرف چلے - اُس کے دربان سے بھی مثل سابق گفتگو ہوئی - یہان مجھ سے یحیٰی و عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی یہ دونون بھی مجھ سے مل کر خوش ہوے اور کلمات تہنیت کہے - پھر مین تیسرے آسمان پر گیا - وہان کے دربان نے بھی اسی قسم کی گفتگو کے بعد دروازہ کھول دیا - تیسرے آسمان پر مجھ سے یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی وہ بھی تہنیت ادا کرتے رہے - پھر مین چوتھے آسمان پر گیا وہان ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی - پھر پانچوین آسمان پر گیا - وہان حضرت ہارون سے ملاقات ہوئی اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ساتوین آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی - پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ گیا اور آسمانون کے عجائب و غرائب دیکھے - جنت و دوزخ دیکھی - وہ دفتر دیکھا جہان احکام الٰہی لکھے جاتے ہین -

جب معراج سے فارغ ہو کر حضرت تشریف لائے تو صبح کو صحابہ کرام سے آپ نے اسکا تذکرہ فرمایا سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق نے تصدیق کی -

معراج کی تاریخ مین اختلاف ہی - مشہور ان مین ۲۷ رجب ہے -

معراج جسم کے ساتھ ہوئی یا روح کے ساتھ - اہل سنت کا اجماع ہی کہ جسم کے ساتھ ہوئی - بعض صحابۂ کرام کا جو اختلاف اس بارے مین نقل کیا جاتا ہی اول تو وہ ثابت نہین - اور بفرض محال قبل وضوح حق کے وہ معذور تھے -

وفات شریف کا بیان

(۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی خبر اشارات وکنایات مین مہینون پہلے سے بیان کرنا شروع کر دی تھی - چنانچہ حجۃ الوداع مین جو مواعظ ونصائح آپ نے فرمائے تھے اُنھین سنکر صحابۂ کرام نے کہہ دیا تھا کا نہ موعظۃ مودع یعنی یہ نصیحتین تو مثل اُس شخص کے ہین جو رخصت ہو رہا ہو" اور وفات سے ایک ماہ پہلے تو آپ نے سب کو جمع کر کے صاف صاف فرما دیا تھا کہ اب میرے فراق کا زمانہ قریب ہی -

(۲) جب آپ بیمار ہوتے تھے حق تعالی سے دعاے صحت فرماتے تھے مگر جب مرض وفات مین مبتلا ہوے تو ایک مرتبہ بھی آپ نے دعاے صحت نہ فرمائی - بلکہ سب کو آگاہ کر دیا کہ اب یہی مرض میرا آخری مرض ہی - چنانچہ حالت مرض مین ایک خطبہ پڑھا اس خطبہ مین آپ نے فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالی نے اختیار دیا کہ چاہے وہ دنیا مین رہے چاہے حق تعالی کی لقا قبول کرے - اُس بندہ نے حق تعالی کی لقا قبول کی" حضرت ابوبکر صدیق رضہ اس رمز کو سمجھ گئے اور رونے لگے - بعض صحابہ کو ان کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا جانے کس بندہ کا حال بیان کر رہے ہین اسمین رونے کی کیا بات ہی؟ مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اسی مرض مین ہوگئی تو اُن کا تعجب رفع ہوگیا اور سب نے سمجھ لیا کہ کلام رسول کے سمجھنے مین ابوبکر صدیق سب سے فائق ہین -

(۳) مرض وفات کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ آخر ماہ صفر اٹھائیسوین تاریخ دوشنبہ کا دن تھا - حضرت ام المومنین حضرت میمونہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے - بکایک درد سر شروع ہوا - حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی شب مین جنۃ البقیع تشریف لے گیے اور جو مومنین وہان دفن تھے اُن کے لیے دعاے مغفرت مانگی - وہان سے واپس تشریف لاکر درد سر مین مبتلا ہوگئے اُس وقت میرے سر مین بھی درد تھا مین نے عرض کیا کہ "میرا سر جاتا ہی" حضرت نے فرمایا "نہین بلکہ میرا سر جاتا ہی" پھر حضرت نے بہ طریق ظرافت فرمایا کہ اے عائشہ یہ تو اچھی بات تھی کہ تم مجھ سے پہلے مرتین تو مین خود تمھاری تجہیز وتکفین کرتا - تمپر نماز پڑھتا اور

نہیں دفن کرتا" مین نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہو جائے تو آپ اُسی دن اپنی کسی دوسری بی بی کے ساتھ خلوت فرمائین گے۔ حضرت یہ جواب سن کر مسکرائے اور خاموش ہو رہے۔ بعد اسکے درد سر نے ترقی کی اور بخار آ گیا۔

(۴) جب تک کچھ بھی طاقت رہی اُسوقت تک ازواج مطہرات کی جو باریان آپ نے مقرر فرمادی تھین اُن کا التزام رکھا۔ جو دن جسکا مقرر تھا ناغہ نہین ہونے پایا۔ مگر جب بالکل طاقت نے جواب دیدیا تو آپ نے ازواج مطہرات کو جمع کرکے پوچھا کہ کل مین کہان رہون گا؟ ازواج مطہرات نے آپ کی مرضی سمجھ لی اور سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضرت آپ کو آنے جانے مین تکلیف ہوگی ہم سب لوگ اپنی خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہین کہ آپ عائشہؓ کے یہان رہین۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہؓ کے یہان رہے اور وہین وفات پائی۔

(۵) مرض وفات مین کوئی علاج آپ کا نہین ہوا۔ صرف ایک مرتبہ ازواج مطہرات نے یہ خیال کرکے کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو قسط مین کر بحالت بے ہوشی آپ کو پلادیا۔ جب آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کہ مجھے جبراً دوا کس نے پلائی؟ ازواج مطہرات نے بخوف ناخوشی حضرت عباسؓ پر اسکا حوالہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ نہین۔ یہ کام تمہین لوگون کا ہے" بعد اسکے حکم دیا کہ جس قدر لوگ اس گھر مین ہین سب کو دوا پلائی جائے۔ چنانچہ سب کو پلائی گئی حضرت میمونہ اُسدن روزہ سے تھین۔ اُن کو بھی دوا پلائی گئی اور روزہ توڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انبیاء کو ذات الجنب نہین ہوتا۔

اور ایک مرتبہ خود حضرت نے حکم دیا کہ سات مشکین پانی کی جنکے بند نہ کھولے گئے ہون لاؤ اور اُنکا پانی میرے جسم پر ڈالو تاکہ کچھ افاقہ ہو۔ تو مین لوگون سے کچھ وصیت کرون۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس عمل سے بخار کی شدت مین کچھ افاقہ ہوا۔ آپ مسجد تشریف لے گئے۔ خطبہ پڑھا۔ یہ خطبہ آپ کا مشہور ہے۔ اور کتب احادیث مین بکثرت طرق مروی ہے۔ اسکے پانچ دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔ اس خطبہ مین آپ نے شہداے اُحد کے لیے دعاے مغفرت فرمائی اور انصار کے فضائل بیان کیے اور اپنے جانشین کو اُنکے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کی اور اسی خطبہ مین آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل بیان فرمائے اور انکی خلافت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرمایا کہ ابوبکر سے زیادہ کسی نے مجھ پر اپنی جان اور مال سے احسان نہین کیا۔ سب کے احسانات کا بدلہ مین کر چکا۔ مگر ابوبکر کے احسان کا بدلہ خدا دے گا۔ اور فرمایا کہ اگر مین خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ اور یہ بھی فرمایا

ایک شیعہ خریدار اصلاح

ایک شیعہ صاحب قصبہ آنولہ ضلع بریلی کے رہنے والے، خلیل الرحمن صاحب تاجر چکن کے ہمراہ تشریف لائے آنے کا مقصد یہ بیان کیا کہ مین تحقیق حق چاہتا ہون اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ مذہب شیعہ باطل اور مذہب اہلسنت برحق ہی تو مین سُنّی ہو جاؤنگا۔

یہ صاحب پہلے شیعہ تھے پھر سُنّی ہوے اور اب پھر شیعہ ہو گئے ہین۔ تنقل سماعت اس قدر ہی کہ سوا لکھدینے کے اور کوئی طریقہ انکی تفہیم کا نہین ہی۔ ان شیعہ صاحب سے اور مجھسے جو کچھ گفتگو ہوئی بدیۂ ناظرین کیجاتی ہی جس سے ہر شخص بخوبی معلوم کر سکتا ہی کہ ان حضرت کو تحقیق حق مدنظر نہ تھی۔ وہ خود بھی اچھی طرح اس امر سے واقف تھے کہ مذہب شیعہ باطل اور مذہب اہل سنت حق ہی۔ انکے تشریف لانے کا منشا صرف اسقدر تھا کہ مجھکو وہ جانتے نہ تھے انکا خیال تھا کہ مذہب شیعہ سے یہ چنداں واقف نہونگے مگر گفتگو ختم ہونے پر غالباً انھین افسوس ہوا ہوگا کہ کس لیے آئے تھے اور کیا کر چلے۔ خیر۔ وہ گفتگو حسب ذیل ہی

مین - آپ کے مذہب شیعہ ترک کرنے کے کیا اسباب تھے اور اب پھر اس متروک مذہب کے اختیار کرنے کے کیا اسباب ہوے ؟"

شیعہ صاحب مجھے یاد نہین۔ کیونکہ بہت دنون کی بات ہے "

مین جو واقعہ ایسا غیر معمولی ہو کہ تبدیل مذہب سا عظیم الشان نتیجہ اُسپر مرتب ہوا ہو، اُس واقعہ کا یاد نہ رہنا سمجھ مین نہین آتا "

شیعہ صاحب ایک حدیث مین آپکے سامنے پیش کرتا ہون۔ اسکا مطلب سمجھا دیجیے" من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاہلیۃ" (جو شخص اس حال مین مرگیا کہ اُسنے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی سی موت مرا) یہ ثابت ہی کہ جناب سیدہ نے حضرت ابوبکر کو امام نہین مانا۔ پس یا تو حضرت ابوبکر کی امامت باطل ہے یا جناب سیدہ کی موت جاہلیت کی"

مین اس مقام پر چند باتین قابل توجہ ہین۔

(۱) معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے اپنی تحقیقات کا مدار اخبار احاد پر رکھا ہی۔ حالانکہ اخبار احاد فریقین کے نزدیک مفید یقین نہین اور نہ باب عقائد مین انسے استناد کیا جا سکتا ہی۔

(۲) حدیث مذکور مین لفظ امام سے شیعون کے اصطلاحی معنی مراد ہونے کی کیا دلیل آپکے پاس ہے؟ ممکن ہی کہ لفظ امام سے کتاب الٰہی یا نبی مراد ہو"

(۳) یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ حضرت

صدیق کی امامت حقہ کی معرفت سے بے نصیب تھین"

شیعہ صاحب ہملوگ قرآن کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے ہین - اور سب سے پہلے قرآن کی طرف رجوع کرتے ہین - مگر آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مجھے اب یاد نہین کہ مذہب شیعہ کو قبول کرتے وقت کیا کیا دلائل میرے پیش نظر تھے"

مین اچھا - اگر آپ قرآن کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے ہین تو ذرا اس بات پر غور فرمائیے کہ آخر کیا وجہ ہی کہ شیعون کا ایمان قرآن پر ناممکن ہی اور کوئی شیعہ اپنا ایمان قرآن پر ثابت نہین کر سکتا"

شیعہ صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین؟ ہمارا ایمان قرآن پر ہی"

مین خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو آپ کیسا سمجھتے ہین - آیا وہ مومن قابل اعتبار تھے یا نہین؟"

شیعہ ہم اُنکو مومن نہین سمجھتے نہ قابل اعتبار جانتے ہین"

مین بس اب سمجھ لیجیے کہ قرآن موجودہ انھین خلفای ثلثہ کا جمع کیا ہوا ہی اور رائج کیا ہوا ہی جب وہ معتبر نہ تھے تو انکی جمع کی ہوئی اور رائج کی ہوئی کتاب کیونکر معتبر ہو سکتی ہی؟"

شیعہ صاحب - اس سے کیا ہوتا ہی - کافرون کے چھاپے ہوے اور رائج کیے ہوے قرآنون پر کیا اعتبار نہین ہوتا؟ نول کشور نے ہزارون قرآن چھاپے اور شائع کیے کیا آپ اُنکو قرآن نہین جانتے -

مین اگر ایسا ہوتا کہ کافرون کے چھاپے ہوے اور رائج کیے ہوے قرآنون کی تصدیق کا کوئی ذریعہ ہمارے ہاتھ مین نہ ہوتا تو بیشک ہمکو اُنکے چھاپے ہوے قرآنون پر اعتبار نہ ہوتا - مگر الحمد للہ کہ ہمارے پاس ذریعہ موجود ہی اور اُسی کی رو سے ہمنے اسکو جانچکر اسپر اعتبار کیا ہے"

شیعہ صاحب تو ہمنے بھی اسکو جانچ لیا ہی اور ہمارے پاس بھی ذریعہ تصدیق کا موجود ہے"

مین بسم اللہ وہ ذریعہ تصدیق بیان فرمائیے

شیعہ صاحب - اسوقت مین اپنے ساتھ کوئی کتاب نہین لایا ورنہ مین آپ کو وہ ذریعہ بتا دیتا - الشمس مین وہ ذریعہ بہت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہی"

مین الشمس کے کسی خاص نمبر کو کہیے تو وہ مین آپکو نکلوا دون"

شیعہ صاحب مجھے نمبر یاد نہین ہی"

مین - اچھا اسوقت نہ سہی پھر اور کسی وقت سہی بلکہ ایک آسان تدبیر اسکی یہ ہی کہ آپ کسی شیعہ مجتہد کے پاس چلے جائیے - یہ لکھنؤ آپ کے مذہب کا مرکز ہی - بڑے

بڑے آپکے مجتہد یہان رہتے ہین۔ ان حضرات سے پوچھ آیئے کہ قرآن موجود کی تصدیق کا آپکے پاس کونسا ذریعہ ہے۔"

شیعہ صاحب۔ مین یہان اجنبی ہون۔ کسی مجتہد کو نہین جانتا۔"

مین مولوی ناصر حسین صاحب کے پاس چلے جایئے۔ وہ شیعون کے امام عالیمقام کے صاحبزادہ ہین اور رات دن ردِ اہل سنت مین مشغول رہتے ہین۔"

شیعہ صاحب مولوی ناصر حسین صاحب کی یہ شان نہین ہی کہ مجھ جیسے لوگون کی طرف خطاب فرمائین۔"

مین۔ عالمون کی شان ہدایت ہی۔ جو عالم فرائض ہدایت کو اپنی شان کے خلاف سمجھے وہ عالم ہی نہین۔ خلاصہ یہ کہ کوئی ذریعہ تصدیق قرآن کا آپ کے پاس نہین ہی۔ نہ الشمس نے بیان کیا ہی۔ نہ کوئی شیعہ مولوی۔ مجتہد۔ بیان کر سکتا ہی۔ بلکہ آپکے ائمہ سے آپ کی کتابون مین جو کچھ منقول ہی وہ قرآن کی بے اعتباری پر بجائے خود واضح دلیل ہی۔ یاد رکھیے شیعون کے اولین و آخرین سب جمع ہو جائین تب بھی اپنا ایمان قرآن پر ثابت نہین کر سکتے۔"

یہ سُن کر شیعہ صاحب ساکت ہو گئے۔ اور اُس روز بوعدۂ فردا تشریف لے گئے۔ دوسرے روز جب وہ تشریف لائے تو حسب ذیل گفتگو شروع ہوئی۔

کل کی تقریر سے یہ امر تو آپ پر واضح ہو چکا کہ شیعون کا ایمان قرآن شریف پر نہ ہی نہ ہو سکتا ہی اب یہ بتایئے کہ اہل بیت رسول کون لوگ ہین جنکی پیروی کا حضرات شیعہ دعوے کرتے ہین۔

شیعہ صاحب۔ حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام اور جو شخص انکا منکر ہو وہ کافر ہے۔

مین۔ اہل بیت کے معنی لغت مین چہاردہ معصومین کے ہیں یا قرآن مین لکھے ہین؟ یا کسی حدیث مین۔ لفظ سے وہی چیز مراد ہوگی جو اُسکے معنی ہین یا اور کچھ؟

شیعہ صاحب۔ اہل بیت کے معنی گھر کے لوگ۔ مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے احادیث بکثرت ارشاد فرمائی ہین کہ بعد میرے فلان فلان میرے اہل بیت سے امام ہونگے لہذا ہم اُنھین کی پیروی کرتے ہین اور جو شخص انکا منکر ہو اُسکو کافر جانتے ہین۔ اگرچہ خاص اُنکی اولاد مین سے کیون نہ ہو کیونکہ امام وقت کی پیروی لازم ہی۔

مین۔ تو کیا آپ تمام اہل بیت رسول کو صالح اور واجب الاطاعۃ نہین جانتے۔ اور وہ حدیث کہان ہی جسمین حضرت نے اپنے بعد خاص خاص لوگون کو امام بتایا ہی اور کیا اہل بیت کی اولاد اہل بیت نہین ہی؟

شیعہ صاحب مین جواب دے چکا۔

مین - تو معلوم ہوا کہ شیعہ جسطرح صحابہ کو نہین
مانتے اہل بیت کو بھی نہین مانتے - اہل بیت کے کروڑون
نفوس مین سے صرف گیارہ کی پیروی کے مدعی ہین اور اُن
گیارہ کا اہل بیت ہونا بھی ثابت نہین کر سکتے - ماننے نماننے
کا آپ کو اختیار ہی مگر مین تو صاف صاف کہتا ہون کہ آپکو
نہ کوئی سند ہمارے یہان سے مل سکتی ہی نہ اپنے یہان سے
اچھا خیر - اب یہ تو بتایئے کہ جن بارہ شخصون کو آپ
امام معصوم واجب الاطاعۃ کہتے ہین اُنکا مذہب کیا تھا؟
انکا مذہب مذہب اسلام تھا یا کوئی دوسرا مذہب؟ اور مسلمان
تھے تو شیعہ تھے یا سُنّی یا خارجی ؟

شیعہ صاحب جو مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
اور اُنکے جد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا وہی ائمہ
طاہرین علیہم السلام کا تھا - خداوند عالم نے پیروان حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو مسلمانی کا خطاب دیا - اور حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو شیعہ قرآن شریف مین موجود ہی"

مین " آپ کے ائمہ کی تو کیفیت یہ تھی کہ سنیون کے
سامنے سنیون کی سی باتین کرتے تھے، خارجیون کے سامنے
خارجیون کی سی، شیعون کے سامنے شیعون کی سی - پس
یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہی کہ اُنکے دل مین کیا تھا اور اصل
مذہب اُنکا کیا تھا؟"

شیعہ صاحب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کیون زوجۂ پاک کو بہن کہا تھا ؟"

مین - ہمارے سوال سے اسکو کچھ تعلق نہین پہلے
ہمارے سوال کا جواب دیجیے "

شیعہ صاحب - میری بات کا جواب دے دیجیے ورنہ
مین کچھ نہ کہونگا "

مین - اچھا سنیے - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اپنی زوجہ کو بہن سچ سچ کہا تھا - کیونکہ وہ اُنکی دینی بہن
تھین اور رشتہ کی بھی بہن تھین "

شیعہ صاحب - یہ وجہ ہرگز صحیح نہین "

مین - تو کیا حضرت ابراہیم جھوٹ بولے تھے ؟
اگر یہ وجہ صحیح نہین ہی تو کوئی وجہ آپ بیان کیجیے - اور
قطع نظر اس سے آپ اپنے امامون کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر کیون قیاس کرتے ہین ؟ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا مذہب تو قرآن کریم نے ہمین بتا دیا ہی کہ
"ما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما"
آپکے امامون کا مذہب بھی قرآن پاک مین مذکور ہو تو بتایئے
قرآن مین نہ سہی کسی دوسری دلیل قطعی سے اگر آپ کے
امامون کا مذہب متعین ہو سکتا ہو تو اُسکو بیان فرمایئے"

شیعہ صاحب کل سے آجتک جسقدر تقریر آپنے
فرمائی اسکا نتیجہ مین نہین سمجھا "

مین نتیجہ یہ ہی کہ مین کہ ایسا کمزور مذہب ہی کہ

کمزوری آپ کو دکھانا چاہتا ہون کہ ایسا کمزور مذہب ہی کہ دنیا مین کوئی مذہب اسقدر کمزور نہ ہوگا - غضب خدا کا قرآن پر اپنا ایمان ثابت نہ کر سکین بلکہ قرآن پر اپنے ایمان کا امکان بھی ثابت نہ کر سکین - یہ بھی نہ بتا سکین کہ اہل بیت رسول کون لوگ ہین اور زبان سے یہ دعوے کہ ہم اہل بیت کے پیرو اور محب ہین - غضب خدا کا اپنے مقتداؤن کا مذہب بھی نہ بتا سکین - ایسا کوئی مذہب شاید دنیا مین نہ ہوگا جو اپنے مقتدا کا مذہب بھی نہ بتا سکے"

شیعہ صاحب - یہ باتین بہت دقیق ہین انکے لیے تو آپ کو کسی شیعہ عالم سے مناظرہ کرنا چاہیے"

مین - جب آپ نے تبدیل مذہب کیا اسوقت کوئی دقیق بات آپ کو پیش نہ آئی - اب آپ کو یہ دقیق باتین پیش آ رہی ہین - اسکی وجہ سوا اسکے اور کیا سمجھی جا سکتی ہی کہ آپ نے محض بے تحقیق اور بالکل بیدلیل مذہب شیعہ کو اختیار کر لیا ہی - اور دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ شیعہ علما و مجتہدین اپنے مذہب کے باطل ہونیکا یقین رکھتے ہین اسی وجہ سے کوئی میرے سامنے نہین آتا - مباحثہ کیونکر ہو -

شیعہ صاحب - ایڈیٹر صاحب اصلاح نے تو ابھی حال مین آپ کو مناظرہ کی دعوت دی ہی اور ابھی حال کے پرچہ مین آپ کو کھجوہ بلایا ہی - کیا آپ وہان تشریف لیجائین گے ؟"

مین - بیشک مین چلونگا - لیکن اصلاح کا کوئی ایسا پرچہ اب تک میری نظر سے نہین گزرا نہ میرے پاس آیا جسمین مجھے دعوت مناظرہ دی گئی ہو - ہان اس سے پہلے ایڈیٹر شیعہ نے البتہ مجھے مناظرہ کے لیے مدعو کیا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھون نے نہایت قابل شرم طریقہ سے فرار اختیار کیا"

شیعہ صاحب - شاید آپ کے پاس پرچہ نہ آیا ہو مین نے خود اپنی آنکھون سے اس مضمون کو دیکھا ہی"

مین - اگر یہ صحیح ہی تو مین بالکل تیار ہون آپ ایڈیٹر اصلاح سے تاریخ مقرر کرا لیئے -

شیعہ صاحب بہتر ہوگا کہ آپ ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب اصلاح لکھ دیجیے - مین اُسکو رجسٹری کرا کے انکے پاس بھیجدون"

مین - لیجیے مین لکھے دیتا ہون" چنانچہ مین نے اُسی وقت ایک کارڈ لکھکر اُنکو دیدیا جسکی نقل حسب ذیل ہے

نقل کارڈ بنام اڈیٹر اصلاح

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً

اما بعد از ناچیز محمد عبد الشکور مدیر النجم عافاہ اللہ تعالیٰ بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب اصلاح معدما ہو المسنون [illegible]

اختر حسین صاحب شیعہ رئیس آنولہ خریدار اصلاح علہ ۷۹۱
و دیگر بعض لوگون سے مین نے سنا کہ آپ نے اصلاح کے
کسی پرچہ مین مجھے مذہبی مناظرہ کی دعوت دی ہی۔ بناءً علیہ
مین آپ سے پوچھتا ہون کہ کس تاریخ مین مجھے کچھوہ پہونچنا
چاہیے۔

جواب اسکا اپنا مہری دستخطی بذریعہ رجسٹری مجھے
بھیجئے۔ اور اُس جواب کی نقل اصلاح مین بھی درج کیجئے
اصلاح کا یہ نمبر میرے پاس کیون نہ آیا۔ شرائط
کا جھگڑا نکال کر مناظرہ کو نہ ٹالیے گا۔ کیونکہ مناظرہ کے
شرائط کتب اصول مین مذکور ہین۔ ۲۲ مئی سنہ ۱۲ع

اسکے بعد اختر حسین صاحب میرا لکھا ہوا کارڈ
لے گئے اور ایک کارڈ اپنی طرف سے لکھکر مجھے دیگئے
جسکی نقل حسب ذیل ہی۔

مولانائے معظم۔ السلام علیکم۔ اسوقت آپنے
جو اڈیٹر صاحب اصلاح کو بموجب عرض کرنے احقر کے
رجسٹری شدہ کارڈ واسطے مناظرۂ زبانی بمقام کھجوہ تحریر
فرمایا ہی اگر جناب اڈیٹر صاحب اصلاح نے جنابعالی کو تاریخ
مناظرہ مقرر کرکے بلایا تو صرفہ آمد و رفت بذمۂ احقر ہوگا اور
تاریخ مقررہ پر آپ کو تشریف لیجانا پڑیگا درصورت دیگر آپکا
گریز کرنا معلوم ہوگا۔ دیگر یہ کہ اگر بر وقت تشریف لیجانے
آپکے بمقام کھجوہ اڈیٹر صاحب اصلاح نے گریز کیا تو مبلغ
پانچ روپیہ علاوہ زادراہ کے جرمانہ کا بھی دینیدار ہونگا دیگر یہ
آپ کے گریز پر حسب تحریر آپ کے آپ سے وصولی جرمانہ
کا استحقاق مجھکو بھی حاصل ہوگا۔ والسلام

آپکا نیاز مند

سید اختر حسین عفی عنہ ساکن آنولہ وارد حال لکھنؤ۔ ۲۲ مئی سنہ ۱۲ء

ثالثاً یہ کہ اگر آپ کے رجسٹری شدہ خط کے جواب مین اڈیٹر صاحب
اصلاح نے مناظرہ زبانی کرنے سے انکار کیا تو مین خود اپنے
نام سے اخبارات مین اُنکا گریز از مناظرہ شائع کرا دونگا فقط

اختر حسین بقلم خود۔ ۲۲ مئی سنہ ۱۲ء ۱۹۱۲ء

یہ بحث اسی مقام پر ختم ہوگئی اور اختر حسین صاحب
کو اپنی رہائی حاصل کرنے کا موقع ہاتھ لگا۔ ابھی تک کہ
بیس روز سے زائد ہو چکے اڈیٹر صاحب اصلاح کی طرف
سے کوئی جواب نہین آیا۔

بعد ازان اصلاح کا وہ پرچہ مین نے بڑی کوشش سے
حاصل کیا اور دیکھا۔

واقعی یہ حضرات حیا و غیرت کی مجسم تصویر ہین اور کیا کہا
جائے۔ پھر اسکے چار پانچ روز کے بعد وہ پرچہ دفتر اصلاح
سے میرے پاس پہونچا۔ چنانچہ اسکا جواب النجم کے دوسرے
صفحات پر ہدیۂ ناظرین ہی۔

"اڈیٹر"

حضرات قادیانی اور النجم

النجم سے مذہبی مباحثہ کی خواہش کر کے قادیانی حضرات اب کیون ساکت ہو گئے؟ بذریں دو تین مرتبہ اسکے متعلق مضامین چھپے اور آخرین یہ بھی چھپا کہ ایوانِ خلافت قادیان سے میرے مناظرہ کے لیے ایک جماعت نامزد ہو چکی ہے - اس جماعت سے انتخاب کر کے کوئی شخص میرے مقابلہ مین آئیگا مگر پھر کچھ نہ ہوا - کیا وہ جماعت ابھی تک انتخاب سے فارغ نہین ہوئی -

اصل وجہ یہ ہے کہ قادیانی حضرات مین جو فہمیدہ اور ذی لیاقت لوگ ہین وہ خود بھی مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کا خلاف حق ہونا بالیقین جانتے ہین اور خوب سمجھتے ہین کہ میرے مقابلہ مین انشاء اللہ تعالی باطل کو فروغ نہ ہوگا اور حق کو ایسا صریح غلبہ حاصل ہوگا کہ کسی کے چھپائے چھپ نہ سکے گا - اسی وجہ سے ہمت نہین کر سکتے نہ کرین گے - -

مولوی کبیر الدین صاحب کو یہ ضد ہے کہ پہلے حیات و وفات مسیح علیہ السلام پر بحث ہو اور وہ اس بحث کو مرزا صاحب کے تمام خلافیات کا پہلا زینہ قرار دیتے ہین - لیکن اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے نبوت پر ہمین بحث کرنا ہے - یہ دعوے نبوت ایک ایسی چیز ہے جسکو قادیانی حضرات اغیار سے بیحد چھپاتے ہین - جب انسے کسی ناواقف سے بحث ہو جاتی ہے تو صاف انکار کر جاتے ہین کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت نہین کیا - لیکن یہ دعویٰ نبوت مرزا صاحب و نیز اُن کے متبعین کے کلام مین مصرح ہے -

بس ہمین تو اصل اسی دعوے پر بحث کرنا ہے اور یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب اس دعوے کی وجہ سے شریعت اسلامیہ سے بالکل خارج ہو گئے اور اب اُنکو اور اُنکے مریدین کو ہرگز زیبا نہین کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہین - انکا دعوے اسلام بالکل قریب ہے اُس دعوے ہے کے جو شیعہ اتباع اہل بیت کی بابت کرتے ہین -

مولوی کبیر الدین صاحب نے اپنے ایک تازہ خط مین مجھے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ حیات مسیح علیہ السلام ثابت کر دین تو جس تحریر کی رو سے یہ دعوے ثابت ہوگا اُس تحریر کی ہر سطر کے معاوضہ مین عہ روپیہ دونگا "

مجھے منظور ہے - لیکن اسکا کیا علاج ہوگا کہ مین ثابت کر دون گا اور وہ کہین گے کہ ثابت نہین ہوا - اس کے لیے کوئی حَکَم ہونا چاہیے - حَکَم تجویز کرین اور روپیہ انعام کا اُس حَکَم کے پاس جمع کر دین - اور مجھسے ثبوت حیات مسیح علیہ السلام کا لین - انشاء اللہ تعالی ایسا قطعی ثبوت دیا جائے گا کہ آپ بھی خوش ہو جائین -

ایک لطیفہ

مباحثہ لودھیانہ کے متعلق ایک آریہ اخبار نے یہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کامیابی کوئی واقعی کامیابی نہین ہی کہ جو لوگ اس مناظرہ مین حکم تھے وہ مذہب اسلام سے ناواقف تھے اس سبب سے اُنھون نے فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے موافق کیا۔

قادیانی اصحاب کو یہ "تنکے کا سہارا" بہت بڑا سہارا معلوم ہوا بہت خوش ہوے اور اُس آریہ کی تحریر کو چھپوا کر تمام شہر مین تقسیم وچسپان کرایا ہی۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ۔

دوسرا لطیفہ

ایک قادیانی صاحب نے ایک اشتہار شہر لکھنؤ مین شایع کرایا ہی۔ جسمین مرزا غلام احمد کے رسول اللہ ہونے کو ایک عورت کے خواب سے ثابت کیا ہی اور لکھا ہی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ "مرزا غلام احمد اور حضرت بہترین انبیا صلی اللہ علیہ وسلم مین من حیث نبوت و رسالت کچھ فرق نہین"۔ لیجیے اب تو دعوے نبوت کا پردہ بالکل فاش ہوگیا۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا۔ یہ اشتہار چونکہ قادیانیون کی جرأت و دلیری کا نمونہ ہی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ آخری سطرین اس اشتہار کی بلفظہ نقل کردیجائین۔ وہو ہذا

"مین سوگئی رات کو ۱۲ بجے کے بعد یہ دیکھا کہ ایک معزز بزرگ جو دنگ کے سانولے ہین آئے ہین اُنکے ہاتھ مین ایک بہت موٹی کتاب ہی وہ کتاب اُنھون نے مجھے دی اور کہا کہ اسکو پڑھو اسکو پڑھو۔ اسکے حرف ایسے موٹے تھے جیسے کہ آپ (یعنی راقم محمد عثمان) اپنی بیوی کو موٹے قلم سے الف۔ بے لکھدیتے ہین حروف بخط عربی تھے مگر اُسمین اعراب تھے اُسکو جو مین نے پڑھا تو لکھا تھا "مرزا صاحب سچے مہدی اور مسیح تھے"۔ پھر اُنکے ارشاد کے موافق دوسرا ورق اُلٹا تو اُسمین قسم کے ساتھ لکھا تھا "عیسے علیہ السلام آسمان سے ہرگز ہرگز نہ آوینگے"۔ جب مین یہ پڑھ چکی تو اُن بزرگ نے وہ کتاب لے لی۔ مین نے وہ کتاب اسلیے پھر مانگی تاکہ مین اُسکو اُن لوگون کو دکھلاؤن جنکو میری طرح اطمینان قلب نہین ہی۔ اسپر اُنھون نے یہ جواب دیا کہ جسطرح تمنے آج نماز کے اندر دعا مانگی ہی اُسی طرح اگر اور کسیکو مانگنا ہوا اور وہ مانگنے تو ہم انشاء اللہ اُسکو بھی دکھائینگے۔ یہ زبانی کہا کہ جن لوگون کو یہ شبہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام ہی آئینگے وہ "فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم شہیدا کیون نہین پڑھ لیتے"۔ اُسمین مجھے خواب دیکھنے کے قبل کنت انت الرقیب علیہم شہیدا۔ یاد نہ تھا۔ یہ اُنھین کا بتلایا ہوا یاد ہی۔ پھر اُنھون نے کہا کہ تم ایک لفظ پڑھنا بھول گئین۔ چنانچہ جب مین نے کھولکر پڑھا۔ تو لکھا تھا "جو لوگ مرزا صاحب اور محمد مین فرق[ل] کرتے ہین وہ کافر ہین"۔

[ل] اس سے مراد فرق الرسالت ہے نہ فرق فی الدرجات کیونکہ قرآن کریم مین آیت لانفرق بین احد من رسلہ اور رفع بعضہم درجات دونون آیات موجود ہین۔ ۱۲ منہ

پنجاب میں شیعہ سنی کا مناظرہ

اخبار اثنا عشری دہلی مورخہ ۸ جون سنہ ۱۲ع

[میں] ایک مناظرہ کی خبر چھپی۔ عظمت وجلالت اس مناظرہ [کی] اخبار اثنا عشری کی تحریر سے ظاہر ہے اور جس قدر اہتمام [ش]یعون نے اس مناظرہ کے لیے کیا ہے وہ بھی اس تحریر [س]ے واضح ہے۔

شیعون کا ایک خاص آدمی پنجاب سے لکھنؤ اور [پ]ٹنہ آیا۔ اور یہان کے مجتہدون کی خدمت مین مارا مارا پھرا۔ بشکل تمام اُسے چند شیعہ مولوی مناظرہ کیلیے ملے یہ مناظرہ مقام جنڈ ضلع کیمبل پور مین ہوگا۔ لکھنؤ کے شیعون مین اس مناظرہ کا بہت چرچا ہے قیاس یہ ہے کہ یہان سے اور نیز پٹنہ سے علاوہ مجتہدون کے اور بھی بہت سے شیعہ اس مناظرہ کی شرکت کی غرض سے جائین گے۔

اخبار اثنا عشری نے اس خبر کو چھاپ تو دیا مگر مگر بجائے ضلع کیمبل پور کے ضلع کانپور لکھدیا۔ تاکہ اگر کسی سنی کی نظر اس مضمون پر پڑجائے تو مقام مناظرہ ہی کی تلاش مین اُسکا سارا وقت گزر جائے اور کچھ پتہ نہ چلے کہ آخر یہ مناظرہ ہے کہان؟"

شیعہ سنی کا مباحثہ

مورخہ ۲۷- جون سنہ ۱۲ع کو ضلع کانپور مقام جنڈ مین جو اسٹیشن ریلوے ہے۔ سنی و شیعہ کی بحث بقرار پائی فریقین نے دو دو روپے کے اسٹامپ لکھدیے ہین۔ خلافت کے مسائل مین بحث ہوگی۔ اسکے علاوہ اور کوئی قانونی آڑ مین گفتگو کی اجازت نہین۔ حکام ضلع سے اجازت حاصل ہو گئی ہے۔ سرکاری انتظام ہوگا۔ سنیون کا دعوی ہے کہ قرآن مجید اور صحاح اربعہ اور نہج البلاغۃ سے ہم خلفای ثلثہ کی خلافت ثابت کرینگے۔

شیعون کا دعوے ہے کہ جب تم اس نہج پر خلافت خلفا ثابت کرچکوگے تو ہم انکی قرآن مجید اور صحاح ستہ سے تردید کرکے خلافت بلافصل امیر المومنین ثابت کرین گے۔ تاریخ مقررہ پر جو شخص حاضر نہ ہوگا وہ مغلوب تصور کیا جائیگا

فدوی علمائے لکھنؤ کی خدمت مین حاضر ہوا تھا مولانا السید نجم الحسن قبلہ مدظلہ اور مولانا سید ظہور الحسن صاحب قبلہ کے سوا بڑے بڑے بزرگون نے کوئی ہمدردی نہ کی۔ مگر خیر یہ ہمارا ذاتی کام نہین۔ جنکا کام تھا اُنھون نے مولوی سید نجم الحسن صاحب کو ہم پر مہربان کردیا۔ انشاء اللہ بوقع بحث پر مولوی نجم الحسن صاحب قبلہ نے مولوی سبط حسن صاحب

اور مولوی محمد رضا صاحب اور مولوی فرمان علی صاحب ممتاز الافاضل کو بھیجنے کا قربۃً الی اللہ وعدہ فرمایا ہی۔

حضور اس مضمون کو اپنے اخبار مین خاص توجہ کے ساتھ شایع فرمادین۔ کیونکہ اس معاملہ مین کوئی خاص شخص مدعی نہین۔ خدائی کام ہے۔

سُنّی ملاؤن نے اس جگہ پر خواہ مخواہ بلا وجہ کفر کے فتوے دے دے کر ہمارا ناک مین دم کر رکھا ہے۔ خدانخواستہ اگر مناظرہ مین ذرہ برابر بھی ہم لوگون پر حرف آیا تو اس خاص ملک سے تشیع کا نام مٹ جائیگا۔ اور ہم لوگون کو یہان رہنا دشوار ہوجائیگا

والسلام علی من اتبع الہدے

راقم سید احمد شاہ راولپنڈی

پہلے تو مین اس تحریر کو ایک گپ سمجھا تھا۔ مگر اس کے چند روز کے بعد ایک سُنّی کا خط وہان سے میرے نام آیا۔ جس مین اس مناظرہ کی کیفیت لکھی ہی۔ اور مجھے مناظرہ کے لیے مدعو کیا ہے۔ ارادہ تو ہی کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین خود جاؤن اور شریک مجلس مناظرہ ہون۔

اگر یہ مناظرہ ہوگیا تو انشاء اللہ بہت کچھ فائدہ ہوگا بہت سے وہ لوگ جو جہل یا نادانی سے مذہب شیعہ کو حق سمجھے ہوے ہین متنبہ ہونے کے بعد چاہین وہ ہدایت پر آجائین۔ چاہین احبار یہود کی روش مثل علمای شیعہ کے اختیار کرلین۔

چونکہ اس مناظرہ کی اطلاع مجھے عین وقت پر ملی اس لیے جو لوگ ایسی علمی و مذہبی مجالس کے شائق رہتے ہین اُن کی شرکت کا کوئی انتظام نہین کرسکتا۔ مناظرہ کی جو کچھ کارروائی ہوتی رہے گی وہ انشاء اللہ تعالےٰ بذریعہ النجم کے شائع ہوتی رہیگی

تازہ خبر

یہ ہی کہ روزانہ پیسہ اخبار لاہور مورخہ ۱۹ر جون ۱۲ء مین اس مناظرہ کے متعلق یہ خبر چھپی ہی کہ ۳ تاریخون مین یہ مناظرہ ختم کردیا جائیگا یعنی صرف ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ جون کو مناظرہ رہے گا۔ شیعون کی طرف سے مولوی احمد شاہ و مولوی سید عبد الستار مناظر مقرر ہوے ہین۔ اور سُنیون کی طرف سے مولوی محمود و دیگر مولوی صاحب گنجوی۔ فریق مغلوب یک صد روپیہ تاوان ادا کریگا۔

تعیین مدت کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ معلوم نہین سنیون کیطرف سے جو حضرات تجویز ہوے ہین مذہب شیعہ سے کہانتک واقفیت رکھتے ہین اس مناظرہ کی بابت کوئی رائے نہین قائم کیجا سکتی اسقدر البتہ تحریر کیا گیا ہی جبتک شیعہ اس امر کو نہین جانچ لیتے کہ جو سنی انکا مخاطب ہی وہ انکے مذہب سے تفقہ بادا اُسوقت تک مناظرہ کی ہمت نہین کرتے گو انجام کار ہر حالت مین غلبہ حق ہی کو ہوتا ہی مگر واقف کار کے سامنے تفضیح کما حقہ ہوتی ہے۔

شاعرانہ مناظرہ

حضرات شیعہ مناظرہ کے بڑے شائق ہین اور بڑے دلدادہ۔ مناظرہ سے بڑھکر اگر کوئی عبادت ان کے مذہب مین ہی تو وہ صرف جھوٹ بولنا ہی جسکا معزز لقب تقیہ ہی۔ جو مناظرہ شیعہ مذہب مین نعمت عظمی ہی وہ وہی مناظرہ ہی جسمین رد اہل سنت کیا جائے۔ غیر اہل سنت یعنی فرق مخالفۂ اسلام کا رد کرنا کوئی عبادت نہین ہی۔

لیکن یہ بات بڑی لطف انگیز ہی کہ حضرات شیعہ کو مناظرہ کا جس قدر شوق ہی وہ اُسی حد تک ہی کہ اظہار حق نہو جہان کسی مناظرہ مین اظہار حق کا اندیشہ ہوا تو حضرات شیعہ غائب ہو جاتے ہین۔ پھر مناظرہ سے انکو بڑی نفرت ہو جاتی ہی اور بڑے امن پسند اور صلح جو بنجاتے ہین۔ غرض عجب لطیفہ ہی مناظرہ کا شوق بھی ہی اور مناظرہ سے نفرت بھی ہی۔

اس سلسلہ مین اُس مناظرہ کا ذکر کرنا چاہتا ہون جو حال مین حکیم عاشق حسین صاحب غنا بلہروی شیعہ نے ملک ناظر علی صاحب سنی سے شروع کیا ہی۔ مناظرہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ شیعہ صاحب نے ایک قصیدہ حضرت علی کی شان مین کہکر ملک ناظر علیصاحب کے پاس بھیجا۔ چونکہ اس قصیدہ مین بہت سی باتین مخالف مذہب اہل سنت تھین اس لیے ملک صاحب نے اُنکو لکھا کہ آپ مجھے نہ چھیڑیے مین مذہبی بحث کرنا نہین چاہتا۔ مگر شیعہ صاحب نے نہ مانا۔ آخر ملک صاحب نے اس قصیدہ کا جواب اُسی بحر و قافیہ مین نظم کرکے شائع کر دیا۔ اب یہ سلسلہ قائم ہو گیا۔ شاعرانہ رنگ مین چونکہ شیعہ صاحب کو امید ہی کہ اظہار حق کا موقع نہ ملیگا۔ اسی وجہ سے وہ بھی کمر بستہ ہو گئے۔ اس مناظرہ کے کچھ اشعار ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہین۔

قول شیعہ

جز علی کون رہا جنگ اُحد مین قائم
کس نے خندق مین کیا کفر کا قصہ فیصل

چمکی مثلِ مہ نو بدر مین کس کی شمشیر
کس نے کفار مین تلوار سے ڈالی ہلچل

غیر فرار کا خیبر مین ملا کس کو لقب
جز علی کون ہوا فاتحِ صفین و جمل

جز علی کون ہوا قاتلِ کفارِ عرب
جز علی کون ہوا ناسخِ ادیان و ملل

یا علی تذکرہ جنگ سے ہلتا ہی جگر — آپ کے ہاتھ مین تھی تیغ کہ قبضہ مین اجل
آج تک ضرب مثل معرکۂ خندق ہے — کہ وہ عالم کی عبادت سے تھی اک ضرب افضل

قول سنی

فرض و واجب تو نہین مدح علی مین تیرہ — ذکر بدر و اُحد و خندق و صفین و جمل
آپ تھے اشجع و کرار بلا شک لیکن — کچھ شجاعت ہی نہین مایۂ فخر اکمل
علم و عرفان و کمال علوی تھا کچھ اور — یاد ہے تمکو فقط حرب و وغا جنگ و جدل
سب تھے غازی و مجاہد وہ مہاجر انصار — ایک سے ایک تھا بہتر زرہ حسن عمل

جز علی کون ہوا قاتل کفار عرب — دیکھو تاریخ و سیر کو تو یہ عقدہ ہو حل
کون سی شرع کے بانی تھے جناب حیدر — کس طرح آپ ہوے ناسخ ادیان ملل
عہد مین آپ کے مفتوح ہوے کتنے بلاد — کتنے ملکون سے اُٹھا کفر و ضلالت کا عمل
کس نے پھیلائی ہی دنیا مین ضیای اسلام — ظلمت کفر کو ہے کس نے کیا مستاصل
سچ کہو۔ وہ پے کفار اشدّا تھے کون — آئی کسکے لیے قرآن مین کزرعٍ کی مثل

قول شیعہ

جز علی کس کی خلافت تھی ضروری ایسی — کہ ہوئی آیۂ بلّغ سے موکد بہ محل

قول سنی

ذکر ہے آیۂ بلّغ کا یہان بے موقع — مدح لکھو مگر ایسی تو اُڑا دُ نہ زحل
دیکھو تفسیرون سے اس آیہ کا تم شان نزول — تاکہ لاحق نہ رہے چشم عقیدت کو سبل

قول شیعہ

جز علے کون ہوا عالم علم قرآن — جز علی کس نے کیا سنت احمد یہ عمل
تھی شجاعت تو ضرور آپ مین لیکن اید و سیت — اشجعیت کی اسانید ہین ساری مختل
اشجعیت کی قبا اُنپہ ہے زیبا بے شک — آیۂ دعوت اعراب مین ہی جنکی مثل

قولِ سنی

تم تو قرآن کو کہتے بیاضِ عثمان
اور کوئی دوسرا قرآن ہو تو دو امکا نشان
سنتِ احمد و قرآن سے تمکو کیا کام
سنتِ پاکِ رسالت کے اگر ہو پابند

کس کے عالم تھے بھلا پھر وہ امامِ اوّل
جس میں تحریف و زیادت سے نہ آیا ہو خلل
فخر زیبا ہے اُسے اپنے جو رکھتا ہو عمل
اہلِ سنت کے طریقے پہ چلو سر کے بھل

قولِ شیعہ

جز علی کس نے پڑھی سورۂ توبہ جا کر
ایسے موقع پہ جہاں جمع تھے لاکھوں اجہل

قولِ سنی

سورۂ توبہ ہی اک محضرِ فضلِ صدیقؓ
شرح تھی اُسکی زبانِ علوی سے موزون
شکر للہ سخنِ حق ہے زبان پر جاری

ثانی اثنین کی وہ متنِ متین و مجمل
دوسرا کوئی نہ تھا ایسا فصیح اکمل
عقدۂ فضلِ ابی بکر ہوا کیسا حل

قولِ شیعہ

جز علی کس سے تمسک کی ہوئی ہے تاکید
جز علی نصِ سفینہ سے مراد اور ہے کون
یعنی اس کشتی کے راکب کو ہمیشہ ہے نجات

جز علی کس کی عداوت سے ہوا ایمان خلل
کشتیِ نوح کہا کسکو نبیؐ نے یہ مثل
غرق انجام تخلف ہے نہیں ترک کا محل

قولِ سنی

اہلِ بیتِ نبوی کی ہے محبت واجب
حصرِ ذاتِ علوی نصِ سفینہ میں کہاں
یاد رکھو کہ ہیں اصحابِ نبیؐ مثلِ نجوم
ظلمتِ شب میں بصیرت اگر انجم کی نہ ہو
ق
اللہ اللہ وہ اصحابِ نبی صلِّ علےٰ

بالیقین اُنکی عداوت سے ہوا ایمان خلل
کشتیِ نوح فقط آپ نہیں ہیں یہ مثل
اقتدا اُنکی رہِ دیں کیلیے ہے مشعل
غرق ہے کشتی کا انجام۔ نہیں ترک کا محل
اپنے اوصاف میں جو رکھتے نہ تھے مثل [illegible]

ہین احادیث نبی اُنکے فضائل پہ گواہ
دال ہین اُنکے محامد پہ کتاب منزل

نیتیں پاک تھین تو اُنکے عمل تھے خالص
قول اور فعل مین جز صدق نتھا زور و دغل

ہو نہین سکتا ہی معصوم کوئی غیر نبیؐ
ہو خلیفہ وہ چہارم کہ امام اوّل

جس سے لغزش ہوئی اُسکو بھی طفیل نبوی
کر چکا عفو خداوند جہان عزّ و جل

ہے یہ ارشاد کہ لاتتخذوہم غرضا
گر نبیؐ کی ہے اطاعت تو رہو اپنے محل

قول شیعہ

جز علی کس نے کیا بعد نبی صبر کمال
جسکے حالات بیان کر نہین دل بیکل

قول سنی

چھیڑنا تم نہ کبھی صبر کے وہ افسانے
جرأت و غیرت حیدر مین پڑا جنسے خلل

وہ نگین تعزیہ خانون کی ہین نقلِ مجلس
اُن کے راوی ہین جو کذاب تو ناقل مہمل

مدح وہ قدح سے بدتر ہی بقول اہل خرد
جس سے ذم کا کوئی پہلو کہیں آ نکل

قول شیعہ

بعد احمد کے خلیفہ ہین بلا فصل حضورؑ
میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

ہر دم ایوان خلافت سے یہ آتی ہی صدا
اُسکو زیبا ہے یہ مسند جو ہے سب سے افضل

اے بلا فصل محمد کے وصی حق کے ولی
گو ہوا فصل خلافت مین یہ بے فصل و محل

برکت ذات گرامی جو رہی شامل حال
نفس اسلام مین آیا نہ کوئی نقص و خلل

قول سنی

شور یہ مانگ بلا فصل کا ہی بے ہنگام
کر چکی جبکہ قضا فصل کا قصہ فیصل

جنکو ہونا تھا خدا نے اُنھین اول ہی کیا
ہوے رابع جو چہارم تھے بتقدیر ازل

دیکھو کیا کہتا ہی وہ شیخ صدوق قمی
فقہ مین رتبہ نہین جسکا کسی سے اسفل

کہ نہین اصل اذان مین ہین وہ جملے داخل
اشہد ان علیاً سے جو ہین مستعمل

جبکہ ہے باب ولایت مین یہ تحقیق فقیہ
ہو گئی فصل بلا فصل کی خود ہی مہمل

افضل افضل تو کہا کرتے ہو لیکن افسوس ق
تم کو معلوم نہین کہتے ہین کس کو افضل ؛

وہی افضل ہے جماعت جسے افضل جانے
ہے جماعت پہ سدا دست خدا عزّ و جل

وہی افضل ہوا کی جس سے علی نے بیعت
فعل حیدر مین نہ مضمر تھا تقیہ نہ دغل

جامعِ خیر خلافت جسے فرمائین علی
افضلیت مین بھلا اُسکی کہان شک کا محل

کسکو تھا حضرت صادق نے کہا الصدیق
تین بار - اسکو تو سوچے کوئی اکذب اجہل

غار مین کون وہ صاحب تھے کہ جنکا زانو
تکیہ تھا بہر سرِ پاکِ نبی مرسل

کون تھا جس کی زبان پر تھا خدا خود ناطق
کس کے سایہ سے گریزان تھے شیاطین اقل

کسکی ہیبت سے رہے قیصر و کسریٰ لرزان
عدل کس کا ہے زمانہ مین بھلا ضرب مثل

کون تھے وہ فلک قدر و شرف کے مہ و مہر
شوق سے صِہر بنے جنکے نبی مرسل

بعد مردن بھی نہ پہلوے نبی کو چھوڑا
اس رفاقت کا ہے دنیا مین کہین مثل و بدل

کون تھا جس کو ملا ہے لقبِ ذی النورین
معدن حلم و حیا جامعِ فرقانِ اجل

افضلیت کو ترتیبِ خلافت مانو
ہے یہی راہ صواب اسمین خطا ہے نہ زلل

وہی سی سالہ خلافت تو تھی جسکے شامل
برکت ذات علی کی رہی بے نقص و خلل

جسمین شامل رہی ذاتِ علوی کی برکت
اُس خلافت کے ہو منکر تو ہو محرومِ ازل

قول شیعہ

آپ کا دونون جہان مین نہین ہمسر کوئی
اور اگر ہے تو فقط ذاتِ نبی مرسل

ذاتِ خالق کی طرح واحد و یکتا ہین حضور
نہ کوئی مدِ مقابل نہ مماثل نہ بدل

آپ صفوت مین جو آدم ہین تو خلت مین خلیل
حُسن مین آپ ہین یوسف سے زیادہ اجمل

مرتبہ عیسی و موسی سے سوا طاعت مین
صبر مین حضرت ایوب سے نبرا اوّل

قول سنی

انبیا ہون کہ رسل کوئی خلیفہ کہ امام — ہین یہ سب بندۂ خلاق جہان عز و جل
مقتضاے بشریت سے بشر سب ہے مجبور — جو خدا سمجھے بشر کو وہ ہی مردود ازل
مثل خالق کوئی یکتا ہو عیاذاً باللہ — نخل توحید مین آتا ہے کبھی شرک کا پھل
ہمسر ذات نبوت نہ ولی ہے نہ امام — جسکا ایسا ہو عقیدہ وہ ہی بیشبہہ اضل
ہمسری کیسی یہان تو یہ غضب ہے برپا — انبیا سے بھی علی ہوگئے نمبر اوّل
نہین ممکن کہ ہو مقبول یہ مدح مذموم — جس سے مداح کے ایمان مین آتا ہی خلل
اب مناسب ہی تجھے ختم کلام اے ناظر — بس ہے جو کچھ ہی لکھا تونے یہ ماقل و دل

کر دعا حق سے پئے جملۂ اہل اسلام
خاتمہ سب کا ہو ایمان پہ جب آئے اجل

آب حال مین شیعہ صاحب کی طرف ایک اور قصیدہ ہوا ہی - جسمین شیعہ صاحب نے مولوی حامد حسین اور اُن کے خوشہ چینون کی تالیفات سے مدد لیکر تمام رطب و یابس قصے ادھر اُدھر کے بھر دیے ہین ملک ناظر علی صاحب اُسکا بھی جواب لکھ رہے ہین - لیکن بالفعل اُنھون نے ایک تجویز اور سوچی ہی وہ یہ کہ اگر اظہار حق منظور ہے تو اس شاعرانہ طرز سے اسکا حصول ناممکن ہی بہتر ہی کہ فریقین کے علما مین ایک علمی مناظرہ ہو جائے -

چنانچہ حسب استدعاے موصوف اطلاع ناظرین کے لیے وہ اشتہار النجم کے ساتھ منسلک ہی -

یادداشت اتمام حجت

بنام حکیم حاجی عاشق حسین صاحب بلہروی ہداہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا

امابعد۔ از ناچیز ناظر علی بعد ماہو المسنون ملاحظہ فرمایند۔ ایک مدت سے میرے آپکے درمیان مین سلسلہ مراسلت کا متعلق خلافیات مذہب سنی و شیعہ قائم ہے جسکی ابتدا آپ ہی کیطرف سے ہوئی اور وہ بھی باین شدومد کہ مین نے ہر چند عذر کیا کہ مین نہ اس کام کا اہل ہون نہ مجھے اس سے دلچسپی ہے مگر آپ نے نہ مانا اور کسیطرح نہ مانا مجبور ہو کر مجھے بھی اس وادی مین آنا پڑا لیکن افسوس کہ اس سلسلہ کی ابتدا آپ نے شعر و شاعری کے رنگ مین کی ہے جو فی الحقیقت تحقیق حق کے لیے چندان موزون نہین اب بالفعل آپ کا قصیدہ ذوالفقار حیدری آیا ہوا ہے جسکا جواب نظم مین انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ملے گا۔

انبیا ہون کہ رسل کوئی خلیفہ کہ امام — ہین یہ سب بندۂ خلاق جہان عز و جل

مقتضائے بشریت سے بشر سب ہے مجبور — جو خدا سمجھے بشر کو وہ ہی مردود ازل

مثل خالق کوئی یکتا ہو عیاذاً باللہ — نخل توحید مین آتا ہے کبھی شرک کا پھل

ہمسر ذات نبوت نہ ولی ہے نہ امام — جسکا ایسا ہو عقیدہ وہ ہی بیشبہہ اضل

ہمسری کیسی یہان تو یہ غضب ہے برپا — انبیا سے بھی علی ہو گئے نمبر اول

نہین ممکن کہ ہو مقبول یہ مدح مذموم — جس سے مداح کے ایمان مین آتا ہی خلل

اب مناسب ہی تجھے ختم کلام اے ناظر — بس ہے جو کچھ ہی لکھا تونے یہ ماقل و دل

کر دعا حق سے پئے جملۂ اہل اسلام — خاتمہ سب کا ہو ایمان پہ جب آ گئے اجل

اب حال مین شیعہ صاحب کی طرف ایک اور قصیدہ ہوا ہی - جسمین شیعہ صاحب نے مولوی حامد حسین اور اُن کے خوشہ چینون کی تالیفات سے مدد لیکر تمام رطب و یابس قصّے ادھر اُدھر کے بھر دیے ہین ملک ناظر علیصاحب اُسکا بھی جواب لکھ رہے ہین - لیکن بالفعل اُنھون نے ایک تجویز اور سوچی ہی وہ یہ کہ اگر اظہار حق منظور ہے تو اس شاعرانہ طرز سے اسکا حصول ناممکن ہی بہتر ہی کہ فریقین کے علما مین ایک علمی مناظرہ ہو جائے -

چنانچہ حسب استدعاے موصوف اطلاع ناظرین کےلیے وہ اشتہار النجم کے ساتھ منسلک ہی -

طریقہ سے علمی مناظرہ کرکے جسکی بنا محض قطعیات پر ہو اس امر کا فیصلہ کردین کہ فریقین مین سے کس کا مذہب حق ہے اسی ضمن مین آپ کا دلی شوق بھی پورا ہو جائے گا۔

اگر آپ کسی شیعہ مجتہد صاحب کو اس عظیم الشان علمی و مذہبی خدمت کیلیے مستعد کرنے مین کامیاب ہوگئے تو انشاء اللہ تعالی برای العین معلوم ہو جائیگا کہ کون مذہب حق ہے اور اگر آپ کامیاب نہوے اور ہرگز کامیاب نہونگے لم تفعلوا ولن تفعلوا (کیونکہ علمائے شیعہ کو یقین کامل مذہب شیعہ کے باطل اور مذہب اہلسنت کے حق ہونیکا حاصل ہے وہ ہرگز ایسی علمی مجلس مین آنیکی ہمت نہین کرسکتے) تو بھی ایک عمدہ نتیجہ کی تصدیق ہو جائیگی۔

آخر مین براہ خیرخواہی اسقدر اور عرض کرنا چاہتا ہون کہ اگر یہ مناظرہ ہوگیا تو آپ پر روز روشن کیطرح واضح ہو جائیگا کہ مذہب شیعہ سے زیادہ کمزور کوئی مذہب دنیا مین نہین ہے۔ غضب خدا کا جس کتاب الہی کو مدار شریعت کہا جائے اُسپر ان کا ایمان ہو ہی نہین سکتا اہل بیت کی محبت و پیروی کا دعوی کرین اور نہ بتاسکین کہ اہل بیت کون ہین جن بارہ اشخاص کو اپنا امام واجب الاطاعۃ کہین انکا مذہب نہ بتاسکین اسکے علاوہ اور بھی بہت سے سربستہ اسرار مذہب شیعہ کے آپ کو اور نیز بہت سے مخلوق خدا کو معلوم ہونگے۔

اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ اہلبیت کو سچے طور پر ماننے والے اور اپنے پیغمبر کی تعلیم پر چلنے والے صرف اہلسنت ہین، اس تحریر کا جواب تاریخ وصول سے ایک ہفتہ کے اندر مجھے ملجانا چاہیے فقط والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم ناچیز

ناظر علی عباسی رئیس اکبرپور ڈاکخانہ بہلول ضلع بارہ بنکی

مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ پاٹانالہ

سنہ فقال توضأ من الجانب الآخر ولا توضأ من جانب الجیفة وعنه عن عثمان بن عیسی عن سماعة قال سألته عن الرجل یمر بالمیتة

امام نے فرمایا دوسری طرف سے وضو کرے اور مردار کی طرف سے وضو نہ کرے

نیز حسین بن سعید سے مروی ہی وہ عثمان بن عیسی سے وہ سماعہ سے روایت کرتے ہین کہ کہتے تھے مین نے امام سے پوچھا کہ کسی شخص کا گزر ایسے پانی پر ہوا جس مین مردار پڑا ہوا ہو امام نے فرمایا اُس طرف سے وضو کرے جس طرف مردار نہو

نیز حسین بن سعید سے مروی ہی وہ قاسم بن محمد سے وہ ابان سے وہ زکار بن فرقد سے وہ عثمان بن زیاد سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا مین نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا کہ مین سفر مین ہوتا ہون اثنائے راہ مین مجھے صاف پانی ملتا ہی اور میرا ہاتھ نجس ہوتا ہی اُسی پانی مین اپنے ہاتھ دھوتا ہون امام نے فرمایا کچھ حرج نہین - **محمد بن علی بن محبوب** نے محمد بن عبد الجبار سے اُنھون نے محمد بن سنان سے اُنھون نے علاء بن فضیل سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُن حوضون کی بابت پوچھا جن مین پیشاب کیا جاتا ہی امام نے فرمایا کچھ حرج نہین بشرطیکہ پانی کا رنگ پیشاب کے رنگ پر غالب ہو - **احمد بن محمد** نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اُنھون نے صفوان بن مہران جمال[۵] سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُن حوضون کی بابت پوچھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ہین جنپر درندے جاتے ہین اور کتے منہ ڈالتے ہین اور گدھے اُسکا پانی پیتے ہین اور جنب اُس مین غسل کرتے ہین کیا ان حوضون سے وضو کیا جائے؟ امام نے پوچھا کہ اُن حوضون مین پانی کی مقدار کس قدر ہوتی ہی مین نے کہا کوئی نصف پنڈلی تک کوئی گھٹنون تک -

امام نے فرمایا ان حوضون سے وضو کرو -

فی الماء قال یتوضأ من الناحیة التی لیس فیها المیتة وعنه عن القسم بن محمد عن ابان عن زکار بن فرقد عن عثمان بن زیاد قال قلت لابی جعفر علیه السلام اکون فی السفر فاتی الماء النقع ویدی قذرة فاغسلها فی الماء فقال لا باس **محمد بن علی بن محبوب** عن محمد بن عبد الجبار عن محمد بن سنان عن العلاء بن الفضیل قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الحیاض یبال فیها فقال لا باس اذا غلب لون الماء لون البول **احمد بن محمد** عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن صفوان بن مهران الجمال قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الحیاض التی ما بین مکة الی المدینة تردها السباع وتلغ فیها

۵ جمال اونٹ والے کو کہتے ہین ۱۲

الکلاب وتشرب منها الحمیر ویغتسل فیها الجنب یتوضأ منها فقال وکم قدر الماء قلت الی نصف الساق والی الرکبة فقال توضأ منه

الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن الحسين بن عثمان عن سماعة بن مهران عن ابی بصير قال قلت لابی عبد الله عليه
السلام انا نسافر فربما بلينا
بالغدير من المطر يكون الى
جانب القرية فتكون فيه العذرة
ويبول فيه الصبی وتبول فيه
الدابة وتروث فقال ان عرض
فی قلبك منه شیء فقل هكذا يعنی
افرج الماء بيدك ثم توضأ فان
الدين ليس بمضيق فان الله
عز وجل يقول ما جعل عليكم فی
الدين من حرج فالوجه فی هذه
الاخبار كلها ان نحملها علی انه
اذا كان الماء اكثر من كر فانه
اذا كان كذلك لا ينجس بما يقع
فيه الا ان تغير احد اوصافه حسب
ما قدمناه وما تضمنت من الامر
بالوضوء من الجانب الذی غير
فيه الجيفة او تفريج الماء يكون
علی الاستحباب والتنزه
لان النفس تعاف ما يستعمل
الذی تجاوزه الجيفة وان كان حكمه حكم الطاهر والذی يدل علی ذلك ما قدمناه من الاخبار من ان الماء الذی لا ينجسه شیء ما يكون مقداره

حسین بن سعید نے فضالہ بن ایوب سے انھون نے حسین بن عثمان سے انھون نے
سماعہ بن مہران سے اُنھون نے ابو بصیر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے ابو
عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم سفر مین ہوتے ہین تو ہمکو کبھی ایسا واقعہ پیش آجاتا ہی کہ
بارش کے پانی سے بھرا ہوا حوض ہمکو ملتا ہی جو آبادی سے قریب ہوتا ہی اُس مین نجاست
پڑی ہوتی ہی اور لڑکے اُس مین پیشاب کرتے ہین اور جانور اُس مین بول و براز کرتے ہین
تو کیا ہم اُن حوضون سے وضو کرین یا نہین؟ امام نے فرمایا اگر تمھارے دل مین کچھ
شک پڑتا ہو تو اس طرح کر لیا کرو یعنی پانی کو ہاتھ سے پھاڑ کر وضو کرو کیونکہ دین
تنگ نہین ہی اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ اُس نے دین مین تمپر تنگی نہین کی"

پس مطلب ان تمام حدیثون کا یہ ہی کہ ہم ان حدیثون کو اس حالت پر محمول کرین
جبکہ پانی ایک کُر سے[۱] زیادہ ہو۔ کیونکہ جب ایسا ہو گا تو کسی چیز کے سبب سے جو پانی
مین گر جائے نجس نہ ہو گا بغیر اسکے کہ اُسکا کوئی وصف بدلے جیسا کہ ہم اُسکو سابق مین
بیان کر چکے ہین۔ اور یہ حکم جو ان احادیث مین مذکور ہی کہ جس جانب مین مردار نہین ہی
اُس جانب سے وضو کیا جائے یا پانی پھاڑ کر وضو کیا جائے یہ حکم بہ طور استحباب و صفائی
کے ہی کیونکہ نفس اس پانی کے استعمال سے کراہت کرتا ہی جو مردار کے قریب ہو۔ اگرچہ
وہ پانی حکماً پاک ہو۔

اس تاویل کی دلیل وہ حدیثین ہین جو ہم اوپر بیان کر چکے کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہین کر سکتی جبکہ وہ بقدر

[۱] اس قید کے ساتھ ایک قید اور بھی ہوتی تو یہ تاویل درست ہو سکتی تھی
وہ یہ کہ پانی کا رنگ متغیر نہوا ہو جیسا کہ اوپر کی احادیث مین ہے ۱۲

مقدار كر واذا نقص عنه نجس بالحصول فيه ويزيد على ذلك بيانا ما رواه الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سعيد الاعرج قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الجرة تسع مائة رطل يقع فيها اوقية من دم اشرب منه و اتوضأ قال لا فاما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن احمد العلوي عن العمركي عن علي بن جعفر عن اخيه موسى عليه السلام قال سألته عن رجل رعف فامتخط فصار ذلك الدم قطعا صغارا فاصاب اناءه هل يصلح الوضوء منه قال ان لم يكن شيء يستبين في الماء فلا بأس وان كان شيئا بينا فلا تتوضأ منه فالوجه في هذا الخبر ان نحمل على انه اذا كان ذلك الدم مثل رؤس الابر التي لا تحس ولا تدرك فان مثل ذلك معفو عنه باب حكم الفارة والوزغة والحية والعقرب اذا وقع في الماء وخرج منه حيا اخبرني الحسين بن عبيد الله عن احمد بن محمد بن يحيى عن العمركي عن علي بن جعفر عن اخيه موسى

ایک کر کے ہو اور جب اس سے کم ہوگا تو بوجہ نجاست کے نجس ہو جاے گا۔ اور زیادہ توضیح اس کی اُس حدیث سے ہوتی ہی جو حسین بن سعید نے عثمان بن عیسی سے اُنھون نے سعید اعرج سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جس گھڑے مین نو سو رطل پانی آتا ہو اُس مین اگر ایک اوقیہ خون گر جائے تو مین اُس پانی کو پیون یا اُس سے وضو کرون امام نے فرمایا نہین۔ مگر جو حدیث محمد بن علی بن محبوب نے محمد بن احمد علوی سے اُنھون نے عمرکی سے اُنھون نے علی بن جعفر سے اُنھون نے اپنے بھائی موسی علیہ السلام سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے اُن سے پوچھا کہ کسی شخص کی نکسیر جاری ہو اور وہ ناک صاف کرے اور اُس سے خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس (پانی) کے برتن مین گر جائین۔ تو آیا اس پانی سے وضو درست ہی؟ امام (موسی) نے فرمایا کہ اگر پانی مین کوئی چیز دکھائی نہ دے تو کچھ حرج نہین اور اگر کوئی چیز دکھائی دیتی ہو تو اُس سے وضو نہ کرے۔ پس مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ ہم اس کو اس صورت پر محمول کرین جب کہ یہ خون کی چھینٹین سوئی کی نوک[ل] کے برابر ہون محسوس نہ ہوتی ہون۔ کیونکہ ایسی چھینٹین معاف ہین۔

باب چوہے اور چھپکلی اور سانپ اور بچھو پانی مین گر جائین اور زندہ نکل آئین تو اسکا حکم

مجھے حسین بن عبید اللہ نے احمد بن محمد بن یحیی سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے محمد بن احمد بن یحیی سے اُنھون نے عمرکی سے اُنھون نے علی بن جعفر

ل۔ اگر سوئی کی نوک سے بڑی بھی تب بھی پانی مین ملکر محسوس نہ ہوگی لہذا یہ تاویل بھی نہایت رکیک ہے ۱۲

عليه السلام قال سألته عن العظاية والحية والوزغ تقع في الماء فلا تموت أيتوضأ منه للصلوة فقال لا بأس به محمد بن احمد

بن يحيى عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب والحسن بن موسى الخشاب جميعا عن يزيد بن اسحاق عن هارون بن حمزة الغنوي عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الفارة والعقرب وأشباه ذلك يقع في الماء فيخرج حيا هل يشرب من ذلك الماء ويتوضأ قال يسكب منه ثلث مرات وقليله وكثيره بمنزلة واحدة ثم يشرب منه ويتوضأ منه غير الوزغ فانه لا ينتفع بما يقع فيه قال الشيخ أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله ما تضمن هذا الخبر من حكم الوزغ والامر باراقة ما يقع فيه محمول على ضرب من الكراهية بدلالة الخبر المتقدم ولا يجوز التنافي بين الاخبار فاما ما رواه محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن عيسى

اُنھون نے اپنے بھائی (امام) موسی علیہ السلام سے روایت کی ہی کہتے تھے کہ مین نے
ان سے گِن سلائی اور سانپ اور گرگٹ کی بابت پوچھا کہ یہ چیزین اگر پانی مین گرجائین مگر
مرین نہین تو کیا اس پانی سے نماز کے لیے وضو درست ہی؟ امام نے فرمایا کچھ حرج نہین
محمد بن احمد بن یحیی نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے اور حسن بن موسی خشاب سے
اُنھون نے یزید بن اسحاق سے اُنھون نے ہارون بن حمزہ غنوی سے اُنھون نے
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہی کہتے تھے کہ مین نے ان سے چوہے اور
بچھو کی بابت پوچھا کہ یہ چیزین پانی مین گرجائین اور زندہ نکل آئین تو کیا وہ پانی
پیا جائے اور اُس سے وضو کیا جائے؟ امام نے فرمایا کہ اُس برتن سے تین
مرتبہ پانی گرادیا جائے۔ اور یہ پانی قلیل وکثیر سب یکسان ہی بعد اسکے وہ پانی
پیا جائے اور اُس سے وضو کیا جائے سوا گرگٹ کے کہ وہ جس پانی مین گرجائے
اُس سے نفع حاصل کرنا نہین چاہیے"

شیخ ابو جعفر یعنی محمد بن حسن رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ اس حدیث مین جو گرگٹ کا حکم
مذکور ہے کہ جس پانی مین وہ گرے اُسکو بالکل پھینکدیا جائے یہ حکم بوجہ کراہت[له]
کے ہی بوجہ حدیث گذشتہ کے۔ کیونکہ منافات احادیث کے درمیان مین نہین ہوسکتی،
لیکن وہ روایت جو محمد بن احمد بن یحیی نے محمد بن عیسی یقطینی سے اُنھون نے
نضر بن سوید سے اُنھون نے عمرو بن شمر سے اُنھون نے جابر سے اُنھون نے
ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اُنکے پاس ایک شخص آیا اُسنے کہا کہ ایک ظرف

له کراہت سے اگر طبعی کراہت وتنفر مراد لیا جاے تو اسکی کوئی دلیل نہین اور اگر
کراہت شرعی مراد لیجاے تو پھر وہی تناقض لازم آگیا ۱۲

اليقطيني عن النضر بن سويد عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال أتاه رجل فقال وقعت فارة في خابية فيها

مضمون نگاری کے قواعد

تم کو بھی مضمون نگارون کی بہت ضرورت ہی مگر النجم کی مضمون نگاری کے لیے حسب ذیل قواعد کی پابندی
دری ہی بوجہ ان قواعد کی پابندی نہونیکے جن صاحب کا مضمون درج نہو وہ براہ کرم معاف فرمائین اور عدم اندراج
جواب ہی مین بھی دفتر کا عزیز وقت نہ ضائع ہونا چاہیے نہ مضمون کی واپسی کا۔ صرف دفتر کے ذمہ رہنا چاہیے۔

وہ قواعد یہ ہین

) مضمون علمی یا مذہبی ہو اور مضمون نگار اُس بحث مین کافی واقفیت و مہارت رکھتا ہو۔

) جو مضامین فرق مخالفہ کے رد مین ہون اُنمین تحقیق والزام دونون چیزون سے کام لیا گیا ہو۔ اور
الزام مین مخالف کے مذہب پر پوری اطلاع کا ثبوت ملے تہذیب و متانت کا پورا لحاظ ہوگا یون
کا جواب بھی دعا و ثنا کے ساتھ ہو اور مضمون نگار اسکا بھی ملتزم ہو کہ مخالف کے جواب بجواب کا
سلسلہ جب تک چلے اپنا قلم نہ روکے۔

) عبارت مین گنجلک اور طول بالکل نہو صاف سلیس اُردو ہو عربی فارسی کی عبارتین اگر منقول ہون تو اُنکا ترجمہ بھی حاشیہ پر ہو

) خط صاف ہو کہ پڑھنے والے کو کسی مقام پر اشتباہ نہ پیدا ہو۔

) مضمون النجم کے موجودہ پیمانہ پر آٹھ صفحہ سے زائد نہو کبھی کبھی کسی اشد ضروری مضمون کو سولہ صفحہ تک دیے جاسکتے ہین

) مضمون نگار صاحبان دفتر ہذا سے کسی صلہ و معاوضہ کے آرزومند نہ ہون۔ ان اجرهم الا علی اللہ۔

) جن صاحب کا مضمون پسند آجائیگا اور وہ ہر ماہ مین ایک مضمون دینے کا وعدہ کرینگے تو اُنکے نام النجم ہدیۃً
جاری کر دیا جائیگا اور انعامی کتابین جو خریداران النجم کے لیے تجویز ہو کرینگی اُنکو بھی ملتی رہینگی۔

) جو مضمون حسن و افادہ کی اس حد مین آجائیگا جسکا اعلان پشت صفحہ ہذا پر ہی اُسکے لکھنے والے کو ہر فروخت
کی قیمت کا خمس بذریعہ منی آرڈر (نہ بہ نیت معاوضہ) بھیجدیا جایا کریگا۔

) اگر کسی صاحب کی نظر سے مخالف کا کوئی مضمون جو اسلام پر حملہ آور ہو گذرے اور وہ قابلیت یا
فرصت نہ رکھتے ہون تو اس مضمون کو بعینہ یا اگر انگریزی زبان مین ہو تو مع ترجمہ کے دفتر ہذا
مین بھیجدین۔

) ہر مضمون زائد از زائد ایک ماہ کے اندر ہی اندر اُسکی ضرورت کو ملحوظ رکھکر شائع ہو جائیگا۔ اور اگر
کوئی مانع قوی پیش آجائیگا تو مضمون نگار کو اطلاع دیجائیگی۔

التماس ضروری

جسوقت سے النجم موجودہ پیمانہ پر آیا ہے تمام مضامین کی عمدگی کا
لحاظ پہلے سے بہت زیادہ کیا گیا ہے اور اسکے لیے غیر معمولی اہتمام ہوا ہی
لہذا جن ناظرین کو خدانے کچھ مقدرت دی ہو اور وہ اپنے بھائیون کو علمی و مذہبی
فوائد پہونچانا چاہین اُنکی خدمت مین گزارش ہے کہ جب کوئی مضمون النجم کا حسن و
خوبی کی اس حد تک پہونچ جائے کہ عام طور پر لوگون کو اس سے باخبر بنانا مفید سمجھا جائے تو آپ
حضرات اس مضمون کی علحدہ کاپیان بصورت رسالہ کے دفتر النجم سے خرید کر مواقع ضرورت مین مفت تقسیم
کردین ایسے مضامین کی بابت اکثر و بیشتر خود ہی دفتر النجم سے ناظرین کی خدمت مین سفارش کردی
جایا کریگی ایسے مضامین کے رسالے (بہ نیت مذکور خریدنے والون کو) فی روپیہ ۶۴ جزکے حساب
سے دیے جایا کرینگے کم از کم عہ کے اور زیادہ سے زیادہ جسقدر مطلوب ہون خرید کیجیے اور اپنے
بھائیون مین تقسیم کردیجیے مگر جب ایسا ارادہ کسی مضمون کی نسبت ہو تو تاریخ اشاعت
سے دو ہفتہ کے اندر اندر جس قدر رسائل مطلوب ہون اُنکی قیمت
بذریعۂ منی آڈر بھیجکر دفتر سے طلب کر لینا چاہیے -

الملتمس

منیجر دفتر النجم لکھنؤ یا ناناله